© rasailojaraid.com

تصنیف ۱۴۱ وحید آباد، کراچی نمبر ۸ قیمت ۱۲ روپے صفحات ۲۹۲

شاعری درحقیقت کسی دل حساس کے تاثرات کا نغمگی کی کیفیت میں اور موزون و مترنم الفاظ کی صورت میں دل گداز اور مؤثر اظہار ہے۔ ان تاثرات کا منبع و مخزن بلاشبہ شاعر کا دل ہوتا ہے لیکن اس کے تاروں میں خارجی واقعات و حوادث ہی ارتعاش پیدا کرتے ہیں۔ اس بنا پر کسی دور کے ادب کو سمجھنے کے لیے اُس دور کے سیاسی، معاشرتی اور معاشی ماحول کا مطالعہ بھی اشد ضروری ہے۔

میر و سودا کا دور نادر شاہ کے حملے یعنی ۱۷۳۹ء کے بعد شروع ہُوا اور میر تقی میر کی وفات یعنی ۱۸۱۵ء میں ختم ہُوا۔ یہ دور انتہائی پُرآشوب تھا اسی لیے اس دور کی شاعری میں ہمیں یاس و قنوطیت، محرومی اور حرماں نصیبی کے احساسات ملتے ہیں۔ میر و سودا کے کلام میں قدم قدم پر شکستگی کا احساس ہوتا ہے لیکن اس احساس میں بھی نئی شان، نئے انداز اور نئے تیور پیدا کیے ہیں اور غمِ عشق اور غمِ زندگی دونوں کو زندہ رہنے اور مقابلہ کرنے کا تازہ دم حوصلہ عطا کیا ہے خصوصاً میر نے غم کو نہ صرف ایک مقدر کی طرح تسلیم کیا بلکہ غم کو زندگی کی حیات آفریں قوت میں تبدیل کیا اور آلام کو عارفانہ تیور اور بے نیازانہ وضع کے ساتھ برداشت کرنے کی تلقین کی۔

فاضل مصنف نے اس تصنیف میں میر و سودا کے دور کے سیاسی اور معاشرتی پس منظر کا بڑی دیدہ وری سے جائزہ لیا ہے۔ یہ کتاب ادب کے طلبا کے لیے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ معیارِ کتابت و طباعت عمدہ ہے۔

اردو ڈائجسٹ زیرِ ادارت جناب الطاف حسین قریشی۔ قیمت ڈھائی روپے صفحات ۲۴۰۔

یہ مشہور ماہنامہ گذشتہ چھ سال سے مسلسل شائع ہو رہا ہے اور اس نے بڑی سرعت کے ساتھ اردو ادب اور صحافت میں ایک نمایاں مقام پیدا کیا ہے۔ مضامین میں تنوع، اندازِ بیان میں شگفتگی اور زندگی کے روزمرّہ مسائل کے بارے میں مفید معلومات کی فراہمی کی وجہ

© rasailojaraid.com